"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہنامہ

تحریک جدید

ربوہ

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ایڈیٹر
نورالدین منیر ایم۔اے

نبوت ۱۳۵۷ ہش　　نومبر ۱۹۷۸ء

حضرت مرزا ناصر احمدؒ

خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اکتوبر کے آخری عشرہ میں انصار اللہ، خدام الاحمدیہ ولجنات اماء اللہ کے سالانہ اجتماعات کو خطاب کرتے ہوئے آپ نے جماعت کو تلقین فرمائی کہ وہ ظلم کا انتقام عفو سے لے اور ظالم کو معاف کر دے جیسے فتح مکہ کے موقع پر حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ والوں کو معاف فرما دیا جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ پر انتہائی مظالم ڈھائے تھے۔

(تفصیل کے لئے اداریہ دیکھیں)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ

نبوت ۱۳۵۷ھش

(نومبر ۱۹۷۸ء)

مدیرِ اعلیٰ:-

نورالدین منیر ایم۔اے

ادارۂ تحریر:-

بشارت احمد بشیر ایم۔اے

محمد شفیق قیصر شاہد

بدل اشتراک:-

پاکستان :- پانچ روپے

فی پرچہ :- پچاس پیسے

ترتیب

- اس شمارہ میں (اداریہ) صـ۲
- موازنہ تفسیر قرآن صـ۵
- مکرم مولانا محمد صادق صاحب کے ذریعہ غلبۂ اسلام کی مہم صـ۹
- اسلام کے متعلق آپ کے سوالات اور ان کے جوابات صـ۱۵
- نظم صـ۱۷
- کاروانِ اسلام صـ۱۸
- تبصرہ صـ۲۰
- اشتہارات صـ۲۱

پبلشر :- عبداللطیف خان

پرنٹر :- سیّد عبدالحی

مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقامِ اشاعت :- دفتر ماہنامہ تحریکِ جدید

دفاتر تحریکِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

تاریخ اشاعت :- ہر ماہ کی دس تاریخ

رجسٹرڈ نمبر ایل :- ۷۶۷۶

فون نمبر :- ۶۷۸

کتابت :- حمید الدین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جلد ۱۵ | ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ | شمارہ ۱۱

نبوت ۱۳۵۷ھ ش

(نومبر ۱۹۷۸ء)

اداریہ

اِس شمارہ میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(نُور الدّین منیر ایم۔اے)

اِس شمارہ سے ایک اَور سلسلہ مضامین شروع کیا جارہا ہے یعنی مختلف آیاتِ قرآنیہ کی تفسیر کا موازنہ کہ علمائے سلف اور ہمارے زمانہ کے مفسّرین نے کسی آیت کی کیا تفسیر کی ہے اور ہماری تفسیر میں اِس آیت کی کیا تشریح کی گئی ہے۔ اِس مرتبہ آیت صبغۃ اللّٰہ ومن احسن من اللّٰہ صبغۃ کی تفسیر جو مندرجہ ذیل مفسّرین نے کی ہے موازنہ کے لئے پیش ہے:۔

ابو محمد حسین بن مسعود البغوی متوفّی ۵۱۶ھ۔ علّامہ زمخشری متوفّی ۵۳۶ھ۔ ابو عبداللہ محمد بن احمد القرطبی الاندلسی۔ امام بیضاوی جن کا زمانہ ساتویں ہجری کا آخر یا آٹھویں ہجری کا آغاز بیان کیا گیا ہے۔ مولانا ثناء اللہ مصنّف تفسیر مظہری۔ امین احسن اصلاحی۔ الاستاذ احمد مصطفیٰ۔ جناب ابو الاعلیٰ مودودی۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانیؓ۔

ایسا موازنہ پیش کرنے کی ضرورت یہ ہے کہ ہمارے خلاف منبر اور پریس کے ذریعہ یہ غلط فہمی پیدا کی جارہی

ہے کہ گویا ہم قرآنِ مجید کی غلط تفسیر کرتے ہیں اور اِس طرح کلامِ پاک کی ہتک کے مرتکب ہیں۔ اب ایک آیت کی تفسیر قارئینِ کرام کے سامنے ہے وہ اِسے پڑھ کر خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ کی تفسیر جو سب سے آخر میں پیش کی گئی ہے باقی تفاسیر کے مقابلہ میں کتنی زیادہ بامعنی اور علمی لحاظ سے کتنی بلند پایہ اور کس شان سے اسلامی تعلیم کو سموئے ہوئے ہے اور کلامِ پاک کے مرتبہ کو کس قدر بلند کر رہی ہے۔

اِس شمارہ میں محترم مولانا محمد صادق صاحب کے مضمون کی آخری قسط بھی پیش ہے۔ آپ کے مضمون سے یہ نکتہ بالکل واضح ہو گیا ہے کہ احمدی مبلّغ جہاں بھی گئے ہیں وہاں انہوں نے اسلام کی تبلیغ کی ہے۔ حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کے بلند مرتبہ کو قائم کیا ہے۔ پھر اِس مہم میں باوجود ہزارہا روکوں اور اَن گنت مصائب کے اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی خاص تائیدات سے نوازا ہے اور نمایاں کامیابی بخشی ہے۔ آج عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی سچائی احمدی مبلّغین نے ہی منوائی ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے جسے اِس وقت ہمارے بھائی غلط فہمیوں کی بناء پر نظر انداز کر رہے ہیں لیکن ایک وقت انہیں یہ حقیقت تسلیم کرنے کے سوا چارہ نہ ہوگا۔

گذشتہ شمارہ میں احباب سے درخواست کی گئی تھی کہ اسلام کے متعلق سوالات بھجوائیں تا ان کے جوابات شائع کئے جائیں۔ اِس پر بہت سے سوالات آئے ہیں جن میں سے دو سوالات کا جواب اِس پرچہ میں محترم مولانا غلام باری صاحب سیفؔ نے دیا ہے۔ سوالات یہ ہیں (۱) قرآن مجید کی ظاہری تعظیم بھی واجب ہے اور حدیث بھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دشمن کے علاقہ میں قرآن لے کر نہ جانے کا ارشاد فرمایا ہے۔ اِس حکم کی موجودگی میں غیر مسلموں کو قرآن مجید کا تحفہ دینا کس طرح مناسب ہے؟ (۲) یہاں لاٹری کی مختلف صورتیں ہیں۔ ایک صورت یہ ہے کہ لوگ ایک مخصوص رقم خرچ کرتے ہیں اِس سے ٹکٹ خریدتے ہیں جس کی لاٹری نکلتی ہے برابر تقسیم کر لیتے ہیں۔ ایک صورت یہ بھی ہے کہ روپیہ میٹر پہ ایک خاص نمبر پر رکھ کر ہینڈل گھماتے ہیں جس کے نام نمبر نکل آئے اسے رقم دی جاتی ہے اور جس کے نام نمبر نہیں نکلتا اُس کی رقم ضائع ہو جاتی ہے۔ کیا اسلام میں ایسا کرنا جائز ہے؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک سوال لندن سے بھی وصول ہوا ہے کہ کیا حضرت ماریہؓ حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ تھیں یا لونڈی اور کہ کیا اسلام میں لونڈیاں رکھنے کی اجازت ہے؟ اِس کا جواب انگریزی حصہ میں دیا گیا ہے۔

اِجتماعات۔ اکتوبر کے آخری عشرہ میں مجالسِ انصار اللہ، خدام الاحمدیہ و لجناتِ اماء اللہ کے

اجتماعات منعقد ہوئے۔ اِن اجتماعات میں شمولیت کے لئے ہمارے ہزاروں بھائی اور بہنیں سفر کی صعوبتیں برداشت کرتے ہوئے ملک کے کونے کونے سے ربوہ میں جمع ہوئے۔ اپنے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نصائح اور بابرکت کلام کو سُننے کی سعادت حاصل کی اور آپ کی قیادت میں یہ عزم دوہرایا کہ وہ اسلام اور احمدیت کی اشاعت اور جماعت میں نظامِ خلافت کے استحکام کے لئے بڑی سے بڑی قربانی دینے سے بھی دریغ نہیں کریں گے۔ نیز اپنی اولادوں کی تربیت ایسے رنگ میں کریں گے کہ وہ نظامِ خلافت سے وابستہ رہیں اور اشاعتِ اسلام کے کام کو ہمیشہ جاری رکھیں۔

اِن اجتماعات کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ پانچ سال کے بعد پہلی بار اپنی قدیم روایات کے مطابق یہ کھلی فضا میں منعقد ہوئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے حکومت کا شکریہ ادا کیا کہ اُس نے ایسا کرنے کی اجازت دی۔

اِن مواقع پر حضور نے آیت وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ الخ کی تشریح کرتے ہوئے جماعت کو ہر قسم کے مظالم صبر و شکر سے برداشت کرنے کی تلقین کی اور فرمایا کہ ظلم برداشت کرو اور ظالم کو معاف کر دو کہ یہی مومنوں کا طُرّۂ امتیاز ہے۔ حضور نے فتح مکّہ کی مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ کونسا ظلم تھا جو مکّہ والوں نے حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے اصحابؓ پر نہیں ڈھایا تھا لیکن مکّہ فتح ہُوا تو حضورؐ نے سب کو معاف فرما دیا۔ حضور نے فرمایا کہ اب بھی یہی حوصلہ پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ اِنتقام لینے کی صورت میں فساد بڑھتا ہے۔ پہلی جنگِ عظیم ہوئی اس کے بعد جو ظلم کیا گیا اُس کے نتیجہ میں دوسری جنگ ہوئی اور اب دُنیا تیسری جنگ کے خطرہ سے دوچار ہے۔

حضور نے جماعت کے عقائد بھی بیان فرمائے کہ احمدی سچّے دل سے خدا تعالیٰ کی توحید اور حضرت رسُولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور آپؐ کے خاتم النّبیّین ہونے پر ایمان رکھتے ہیں اور سچّے مسلمان ہیں دُنیا کی کوئی طاقت انہیں ان امور سے رُوگردانی پر مجبور نہیں کر سکتی ؂

تصحیح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ستمبر کے شمارہ میں مولانا محمد صادق صاحب کے بارہ میں یہ شائع ہُوا ہے کہ انہوں نے مولوی فاضل کا امتحان ۱۹۲۶ء میں پاس کیا۔ ۱۹۲۶ء میں نہیں بلکہ ۱۹۲۸ء میں آپ نے یہ امتحان پاس کیا۔ ص۱۰

سُورہ کہف کے ترجمہ میں آپ کے ساتھ مولوی ظفر محمد صاحب مولوی فاضل بھی شریک ہوئے۔ ص۱۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موازنہ تفسیرِ قرآن

(مرتبہ مکرم مولانا غلام باری صاحب سیفؔ)

صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً۔

(البقرہ آیت ۱۳۹)

اللہ کا رنگ اختیار کرو۔ اللہ کے رنگ سے بہتر کس کا رنگ ہے۔

مندرجہ بالا آیت مدنی ہے۔ اِس میں بندوں کو اللہ کا رنگ اختیار کرنے کا ارشاد فرمایا ہے مفسّرین نے اپنے علم اور ذوق کے مطابق صبغۃ اللہ کی جو تشریح فرمائی ہے اُسے قارئین کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ علم میں نکتہ نظر کا اختلاف مفید ہوتا ہے اِس کے نتیجہ میں علم وسعت پذیر ہوتا ہے۔ ذہنوں میں جِلا پیدا ہوتی ہے۔ تحقیق کے نئے دروازے کھُلتے ہیں۔ لیکن اِس غرض کے حصول کے لئے ضروری ہے کہ حوصلہ اور برداشت کی عادت ہو۔ دوسروں کے خیالات کو سُنا جائے اور اُن پر غور کیا جائے اور کِسی رائے کے بارہ میں بشرطیکہ وہ قرآن مجید کی ظاہری نصوص کے خلاف نہ ہو شدّت اختیار نہ کی جائے۔ دوسروں پر الزام تراشی نہ کی جائے۔

ابو محمد حسین بن مسعود البغوی نے ۵۱۶ھ میں وفات پائی۔ یہ اپنی کتاب تفسیر انوار التنزیل میں فرماتے ہیں:۔

"صبغۃ اللہ سے مُراد مجاہد نے "فطرت اللہ" کو لیا ہے۔ بعض نے صبغۃ اللہ سے مُراد "سُنّت اللہ" کو لیا ہے۔ اور ایک یہ بھی قول ہے کہ صبغۃ اللہ سے مُراد ختنہ ہے کیونکہ ختنہ کرانے والا خُون سے رنگا جاتا ہے۔ اور ابنِ عباس نے یہ کہا کہ نصاریٰ یعنی عیسائیوں کے جب کوئی بچّہ پیدا ہوتا تو ساتویں دن اُس کے گھر والے زرد رنگ کے پانی میں جسے وہ "معمودی" کہتے تھے غوطہ دیتے تاکہ وہ پاک ہو جائے اور سچّا عیسائی بن جائے۔ یہ طریق انہوں نے ختنہ کی بجائے اختیار کیا تھا۔ اللہ نے انہیں اِسی آیت میں بتلایا کہ یہ طریق درست نہیں۔"

علّامہ جار اللہ زمخشری اپنی مشہور کتاب کشّاف میں فرماتے ہیں۔ علّامہ زمخشری نے ۵۳۶ھ میں وفات پائی تھی:۔

"صبغۃ اللہ سے مُراد خدا کی تطہیر ہے
بات یوں ہے کہ نصاریٰ اپنے بچّوں کی پیدائش
پر انہیں زرد پانی میں جو "معمودیت" کہلاتا تھا
غوطہ دیتے تھے اور یہ اس کی تطہیر کے لئے
ضروری سمجھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اِس آیت
میں فرمایا کہ اللہ کا رنگ اختیار کرو یعنی خدا
پر حقیقی ایمان لاؤ کہ اس کے نتیجہ میں ہی تم کُفر
کی آلائش سے پاک ہو سکتے ہو۔"

(کشاف جلد ۱ صفحہ ۲۴۲ مطبوعہ مصر)

ابو عبداللہ محمد بن احمد القرطبی اندلسی کا زمانہ
ساتویں ہجری ہے وہ اپنی کتاب تفسیر قرطبی میں فرماتے
ہیں:-

"صبغۃ اللہ سے مُراد دین اللہ اور
فطرت اللہ ہے جو اُس نے بندوں کو ودیعت
کی۔ اِس آیت میں ختنہ کو ترک کر کے نصاریٰ
نے بپتسمہ کی جو رسم اختیار کی اس کی نفی مقصود
ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اِس سے مُراد غُسل ہے کہ
جو اسلام میں داخل ہونا چاہے اسے غُسل دیا
جاتا ہے اور اِس سے مُراد ختنہ بھی ہے کہ یہ
ابراہیمی سُنّت تھی۔"

(تفسیر جلد ۲ صفحہ ۱۴۴)

امام بیضاوی کی وفات کے بارہ میں کچھ اختلاف
ہے بہر حال ان کا زمانہ ساتویں ہجری کا آخر یا آٹھویں
کا آغاز ہے۔ وہ اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں:-

"یہ جائز ہے کہ صبغۃ اللہ سے مراد وہ فطرت
اور طبیعت لی جائے جس پر اللہ نے بندوں
کو پیدا کیا ہے۔ یہ فطرت بندے کو اسی طرح
مزیّن کرتی ہے جس طرح کپڑے کو رنگ مزیّن
کرتا ہے یا صبغۃ اللہ سے مراد وہ ہدایت
ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے بندوں کو سرفراز
فرمایا۔ یا اِس سے مُراد ایمان ہے جس سے
بندوں کو پاک کیا۔ اِس کی تائید اِس سے بھی
ہوتی ہے کہ اہلِ عرب مذہب اور اس کی اثر پذیری
کو صبغہ یعنی رنگ سے تعبیر کرتے تھے۔"

(کشاف جلد ۲ صفحہ ۲۴۷ مطبوعہ بیروت)

اِس تفسیر کے حاشیہ پر شہاب میں لکھا
ہے:-

"صبغہ سے مُراد خدا تعالیٰ کی ودیعت
کی ہوئی فطرت ہے کہ ہر انسان کے لئے اسی
طرح زینت کا باعث ہے جس طرح کپڑے کیلئے
رنگ۔ یا خدا کی عطا کردہ رُشد و ہدایت یا
ایمان جس کے نتیجہ میں دل پاک ہوتے ہیں اور
اس کا نام صبغہ یعنی رنگ اِس لئے رکھا کہ جس
طرح رنگ کا اثر اُس چیز میں ظاہر ہوتا ہے
جو رنگی جائے اسی طرح ایمان کا اثر دل پر
ہوتا ہے۔"

(حاشیہ بیضاوی جلد ۲ صفحہ ۲۹۷ مطبوعہ بیروت)

مولانا ثناء اللہ صاحب جن کا زمانہ بارھویں
صدی ہجری کی انتہاء اور تیرھویں صدی کا پہلا ربع ہے
اپنی کتاب تفسیر مظہری میں لکھتے ہیں:-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"صبغۃ اللہ سے مراد خدا کا دین ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس سے مُراد ختنہ ہے کہ اس کے نتیجہ میں ختنہ کرانے والا خُون سے رنگا جاتا ہے... تو اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اس طرف توجہ دلائی کہ اللہ کے رنگ ختنہ کو اختیار کرو۔"

اس کے بعد مولانا ثناء اللہ صاحب حضرت ابنِ عباسؓ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ نصاریٰ "معمودیٰ" پانی میں اپنے نومولود بچے کو غوطہ دیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں بتلایا کہ خدا کا رنگ اختیار کرو جو دینِ اسلام اور ختنہ کے احکام ہیں۔

تفسیر مظہری نواب عثمان علی خان کے عہد میں انکے وزیرِ عدلیہ اور شرعیہ لطف الدولہ کے حکم سے شائع کی گئی تھی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جناب امین احسن اصلاحی اپنی تفسیر تدبر قرآن میں صبغۃ اللہ کی تشریح یوں کرتے ہیں:۔

"یہود و نصاریٰ کو مخاطب کر کے دعوت دی گئی ہے کہ اگر اپنے آپ کو اللہ کے رنگ میں رنگنا چاہتے ہو تو یہودیت اور نصرانیت کو چھوڑ کر یہ اللہ کا رنگ اختیار کرو۔ یہ کلمہ جامع جس کا ذکر اوپر گزرا اپنے اندر اللہ کی تمام ہدایتوں اور اس کے نبیوں اور تمام رسولوں کو سمیٹے ہوئے ہے یہ وہ کلمہ ہے جس سے زندگی پر خدا کا اصل رنگ چڑھتا ہے۔ پس اگر زندگی کو خدا کے رنگ میں رنگنا ہے تو اس رنگ میں رنگو۔" (تدبر قرآن جلد اوّل ص۳۰۳)

استاذ احمد مصطفیٰ استاذ الشریعۃ الاسلامیۃ اپنی کتاب تفسیر مراغی میں لکھتے ہیں:۔

"صبغۃ اللہ سے مراد انبیاء جو صداقت اور ایمان لاتے ہیں وہ ہیں۔ رؤسا اور زعماء کی تقلید و صنعی کو چھوڑ کر اُن کی پیروی کرنے کی طرف توجّہ دلائی ہے۔

وہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فطرتِ سلیمہ کو جو اعتدال۔ اخلاص اور نیکی سے محبّت و ولیت کی ہے وہ صبغۃ اللہ ہے۔"

(تفسیر مراغی جز اوّل ص۲۲۵۔ ص۲۲۶ مطبوعہ مصر)

مکرم ابوالاعلیٰ صاحب مودودی لکھتے ہیں:۔

"مسیحیّت کے ظہور سے پہلے یہودیوں کے ہاں یہ رسم تھی کہ جو شخص ان کے مذہب میں داخل ہوتا اُسے غسل دیتے تھے اور اس غسل کے معنے اُن کے ہاں یہ تھے کہ گویا اس کے گناہ دُھل گئے اور اس نے زندگی کا ایک نیا رنگ اختیار کر لیا۔ یہی چیز بعد میں مسیحیوں نے اختیار کر لی۔ اس کا اصطلاحی نام ان کے ہاں اصطباغ (بپتسمہ) ہے اور یہ اصطباغ نہ صرف اُن لوگوں کو دیا جاتا ہے جو ان کے مذہب میں داخل ہوتے ہیں بلکہ بچوں کو بھی دیا جاتا ہے۔ اس کے متعلق قرآن کہتا ہے اِس رسمی اصطباغ میں کیا رکھا ہے۔ اللہ کا رنگ اختیار کرو جو کسی پانی سے نہیں چڑھتا بلکہ اس کی بندگی کا طریق

اختیار کرنے سے چڑھتا ہے۔"

(تفہیم القرآن جزو اوّل صـ۱۱۶)

حضرت مرزا البشیر الدین محمود احمد المتوفّی ۱۹۶۵ء نے اپنی کتاب تفسیر کبیر میں اِس آیت کی جو تفسیر فرمائی اُس کا ملخّص یہ ہے :-

"صبغۃ اللہ کے معنے دین کے بھی ہیں مِلّت کے بھی ہیں۔ فطرت کے بھی ہیں اور کسی چیز کو رنگ دینے کے بھی ہیں۔۔۔ اصل فقرہ یُوں ہے اِتّبعوا صبغۃ اللہ یعنی تمہارے لئے مناسب ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے دین کو اختیار کرو اور اِس سوال کو جانے دو کہ خدا تعالیٰ نے یہ تعلیم کِس شخص پر اُتاری ہے اور وہ کونسی قوم سے تعلق رکھتا ہے بلکہ سوال یہ ہے کہ یہ تعلیم خدا تعالیٰ کی طرف سے آئی ہے۔ اور خدا ہمارا بھی ہے اور تمہارا بھی ہے اِس لئے اس کی طرف سے جو دین بھی آئے اُس کے ماننے میں تمہیں کوئی عذر نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ انسان کی نجات اِسی میں ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے بھیجے ہوئے دین کی اتّباع کرے۔

مِلّت کے مفہوم کو مدِّنظر رکھتے ہوئے اِس میں یہ بتایا گیا ہے کہ انسان کی نیکی اُسی وقت تک قائم رہتی ہے جب تک اُس کا نفس اللہ تعالیٰ کی راہنمائی کے ماتحت چلتا ہے۔ لیکن جب وہ خدائی راہنمائی کو چھوڑ کر نفسانی خواہشات کے پیچھے چلتا ہے اور خدائی طریق کے علاوہ کوئی اَور طریق اختیار کر لیتا ہے تو وہ خواہشات اُسے ہلاکت اور بربادی کے گڑھے میں گرا دیتی ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر فطرت کے مفہوم کے لحاظ سے اِس امر کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ انسان کو ہمیشہ فطرتِ صحیحہ سے کام لیتے ہوئے اِختلافات کا فیصلہ کرنا چاہیئے کیونکہ ہر انسان کی فطرت اللہ تعالیٰ نے پاک بنائی ہے اور اِس سے سچائی کو پہچاننے میں بڑی بھاری مدد ملتی ہے مگر اِس کے یہ معنے نہیں کہ فطرتِ صحیحہ مذہب کی قائمقام ہے وہ مذہب کی قائمقام نہیں بلکہ مذہب کے پہچاننے کا ایک ذریعہ ہے۔ اگر کسی کو فطرتِ صحیحہ نصیب نہ ہو تو اُسے سچّا مذہب بھی معلوم نہیں ہو سکتا۔"

"صبغۃ اللہ کے ایک یہ بھی معنے ہیں کہ تم اللہ تعالیٰ کا رنگ اختیار کرو۔ یعنی ہمیشہ صفاتِ الٰہیہ کو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرو اور دیکھتے رہو کہ کیا تم صفاتِ الٰہیہ کے مظہر بنے ہو یا نہیں بنے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اِسی غرض کے لئے پیدا کیا ہے کہ وہ صفاتِ الٰہیہ کا مظہر بنے اور اِس کی قابلیّت خود اس نے انسانی فطرت کے اندر ودیعت کر دی ہے۔۔۔۔

اِسی کی طرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بھی اشارہ کرتی ہے کہ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ (بخاری جلد ۲ کتاب الاستیذان) اللہ تعالیٰ کی صورت پر آدم کو پیدا کرنے کا یہی مفہوم ہے کہ خدا تعالیٰ نے آدم میں صفاتِ الٰہیہ کے مظہر بننے کی قابلیت رکھ دی ہے۔" (تفسیر

آخری قسط

مکرّم مولانا محمد صادق صاحب کے ذریعہ غلبۂ اسلام کی مہم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرتبہ مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف

پچھلے شمارہ میں (ACHEH) اچیہ شہر میں جماعت کے قیام کا ذکر تھا۔ محترم مولانا محمد صادق صاحب مزید فرماتے ہیں:۔

بٹاویہ میں مباحثہ

مارچ ۱۹۳۳ء کے آخر میں مجھے محترم مولانا رحمت علی صاحبؓ کا بٹاویہ (جاوا) سے خط موصول ہوا کہ اپریل میں بٹاویہ میں بڑا اہم مباحثہ ہونے والا ہے میں فوراً وہاں پہنچ جاؤں۔ چنانچہ حکم ملتے ہی میں بٹاویہ کو روانہ ہو گیا۔ ہمارے بھائی مولانا ابوبکر ایوبؓ بھی وہاں پہنچ گئے۔ یہ مباحثہ تین دن تک ہوتا رہا۔ رات آٹھ بجے سے شروع ہوتا اور بارہ بجے ختم ہوتا بفضلہ تعالیٰ یہ مباحثہ بہت کامیاب رہا اور اس کے نتیجہ میں وہاں احمدیت کا خوب چرچا ہوا۔

میری میدان کو روانگی

اس کے بعد مجھے شمالی سماٹرا کے شہر میدان (MEDAN) میں جانے کا حکم ہوا۔ وہاں ہماری کوئی جماعت نہ تھی۔ میں نے یہاں پہنچ کر مکان کرایہ پر لیا اور اُس پر بورڈ آویزاں کر دیا۔ یہاں جلد ہی اللہ تعالیٰ نے ایک دوست "سوتن منصور" کو جماعت میں داخل کر دیا۔ روزناموں میں میں نے اپنی آمد کا اعلان کروایا کہ جو دوست دینی مسائل کے متعلق پوچھنا چاہیں وہ میرے پاس آسکتے ہیں۔ میرا دروازہ ہر مذہب و ملّت والوں کے لئے کھلا ہے۔ چنانچہ کثرت سے لوگ آنا شروع ہوئے۔ چند روز بعد میرے مہمان نواز دوست اپنے ایک دوست کے کسی عزیز کی تعزیت کے لئے گئے میں بھی اُن کے ساتھ گیا۔ وہاں ایک دوست "سوتن غفور" بھی آئے ہوئے تھے جو دہریہ خیالات رکھتے تھے۔ مجھ سے اللہ تعالیٰ کی ہستی کے متعلق سوالات کرتے رہے۔ سوتن غفور صاحب میرے جوابات سے بہت متاثر ہوئے اور اپنے دوستوں سے میرا بڑے اچھے الفاظ میں تعارف کروایا اور مجھے کہا آج جمعرات ہے ہم آپ کے پاس ہفتہ اور اتوار کی درمیانی رات کو آئیں گے چنانچہ سات آٹھ میل کا فاصلہ طے کر کے سوتن غفور صاحب بارہ[۱۲] دوستوں اور ان کے بیوی

بچوں سمیت میرے گھر آ گئے۔

بائیس افراد کا قبولِ احمدیت

عشاء کی نماز سے فارغ ہو کر مجلس جمی انہوں نے اللہ تعالیٰ کی ہستی کے متعلق سوالات کئے میں جواب دیتا رہا۔ تبادلہ خیالات کا یہ سلسلہ صبح تک جاری رہا۔ صبح کی اذان ہوئی میں نے نماز کے لئے تیاری شروع کی تو ان چوبیس افراد میں سے بائیس کھڑے ہو گئے کہ آج سے ہم اپنے خالق پر ایمان لائے اور ہم بھی نماز میں شامل ہوتے ہیں۔ میرا دل مسرت اور اللہ کی حمد سے لبریز ہو گیا اور خوشی سے آنسو جاری ہو گئے نماز سے فارغ ہوئے۔ ایک دوسرے کے گلے لگے اور وہ سب خوشی خوشی گھروں کو یہ کہتے ہوئے واپس ہوئے کہ آج سے ہم خدا تعالیٰ، اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور مسیح موعودؑ پر ایمان لائے۔ اس طرح خدا تعالیٰ نے ایک رات میں ہی جماعت کے قیام کا انتظام فرما دیا۔

الٰہی تائید کا ایک کرشمہ

اب ان دوستوں نے روزانہ دارالتبلیغ آنا شروع کیا اور اُٹھتے بیٹھتے احمدیت کی تبلیغ کرنا شروع کر دی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ غیر از جماعت احباب بھی بکثرت آنے لگے اور سوائے رات کے دو چار گھنٹے ستانے کے مجھے آرام کرنے کا موقع نہ تھا۔ کام بڑھتا جا رہا تھا اس پر مزید یہ کہ میرا خرچ بالکل ختم ہو گیا۔ کسی کو بتانے میں حجاب تھا اس لئے صبر سے ہی کام لیا۔ ایک دن نوبت بایں جا رسید کہ ایک پیسہ بھی میری جیب میں نہ رہا مجبوراً کام کرتا رہا اور کوئی چیز بھی سوائے کنوئیں کے پانی کے حلق سے نہ گذری وہ بھی سبزی مائل اور بدبودار۔ جب تیسرا دن بھی فاقہ سے آیا تو چہرہ بھی اُتر گیا اور سخت کمزوری۔ منہ اندھیرے کچھ پڑھنے والے آئے سبق لے کر چل دئے۔ نو بجے کے قریب سوتن غفور صاحب اور اُن کی اہلیہ آ گئے مجھے نڈھال پایا تو پوچھا کیا آپ بیمار ہیں۔ میں نے نفی میں جواب دیا تو کہنے لگے پھر آپ کا رنگ زرد کیوں پڑ گیا ہے؟ میں نے کہا بیٹھیں اور پڑھیں۔ انہوں نے کہا آپ نے ہمارے سوال کا جواب نہیں دیا۔ میں نے کہا میں بیمار نہیں ہوں۔ انہوں نے پھر کہا آپ پھر اتنے نڈھال کیوں نظر آتے ہیں۔ کیا آپ نے ناشتہ کر لیا ہے؟ میں ہنس کر خاموش ہو گیا۔ پھر انہوں نے پوچھا کہ کیا رات کو کھانا کھایا تھا۔ میں اس پر بھی مسکرا دیا۔ انہوں نے پوچھا کیا کل دوپہر کھانا کھایا تھا۔ میں نے اس پر منہ پھیر لیا۔ کہنے لگے اوہو! معلوم ہوتا ہے آپ نے کھانا نہیں کھایا۔ وہ دونوں واپس گئے اور گیارہ بجے کے قریب کھانا لے کر آ گئے اور مجھے کہا آپ ہمارے بھائی ہیں، اُستاد ہیں، ہم آپ کے زیرِ احسان ہیں آپ نے ہمیں اپنی تکلیف کیوں نہ بتلائی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک عرب عالم سے مباحثہ

اب یہاں ہر طرف احمدیت کا چرچا ہو رہا تھا ایک عربی النسل عالم شیخ محمود الخیاط تھے انہوں نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجھے مباحثہ کا چیلنج دیا اور اِس چیلنج کو اخبارات میں بھی شائع کروایا۔ مَیں نے اُن کا چیلنج منظور کر لیا۔ مَیں نے جماعت باڈانگ کو اِس مباحثہ کی اطلاع دی۔ وہاں سے مولانا ابوبکر ایّوب صاحبؓ کی معیت میں بعض احباب تشریف لے آئے۔ مباحثہ کے لئے جون ۱۹۳۴ء کے پہلے ہفتہ کی تاریخ مقرر ہوئی۔ ORION سینما ہال مباحثہ گاہ مقرر ہوا۔ وقتِ مقررہ پر دو ٹانگوں میں سوار ہو کر ہم وہاں پہنچے۔ ابھی ہم اُس سینما ہال کے قریب ہی پہنچے تھے کہ کیا دیکھتے ہیں ہمارے مختلف دوست سائیکلوں پر وہاں پہنچ رہے ہیں۔ دوسری جانب سے شیخ محمود الخیاط اور ان کے ساتھی دس کاروں پر سوار پچاس آدمیوں کے ساتھ وہاں پہنچ گئے۔ جب مباحثہ شروع ہوا تو ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ موضوع تھا احمدیہ عقائد۔ مدِّ مقابل شیخ محمود الخیاط نے چار پانچ منٹ بڑے جوش اور بلند آواز سے تقریر کی پھر الفتح مصری رسالہ کھول کر پڑھنا شروع کر دیا اور کہا احمدیوں کے عقائد یہ ہیں:۔

(۱) خدا تعالیٰ کا جسم ہے جس میں رگ و ریشے موجود ہیں (۲) فرشتوں کا کوئی وجود نہیں (۳) انبیاء کے معجزات باطل ہیں (۴) احمدی قرآن پر ایمان نہیں لاتے (۵) قیامت کو بھی تسلیم نہیں کرتے (۶) قضاء وقدر ان کے نزدیک بے حقیقت ہیں۔

مولوی ابوبکر ایوب صاحب نے ان کی ایک ایک بات کو غلط اور باطل ثابت کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے اصل عبارات پیش کر کے ثابت کیا کہ شیخ صاحب نے جو کہا ہے غلط ہے۔ الفتح ہمارا مخالف ہے اس کی عبارت ہمارے لئے حُجّت نہیں۔ اگر شیخ خیاط اپنے دعویٰ میں سچے ہیں تو وہ ہمارے لٹریچر سے اس کا ثبوت پیش کریں۔

مولوی صاحب کے جواب سے ہال میں سناٹا چھا گیا۔ شیخ صاحب سخت پریشان ہوئے اور بغلیں جھانکنے لگے۔ ایک اَور صاحب اُن کی تائید کے لئے اُٹھے لیکن خدا کا تصرّف کہ وہ احمدیت کے خلاف کچھ نہ بول سکے۔ پھر جو شیخ خیاط اُٹھے کچھ بولنا چاہا تو گلا بیٹھ چکا تھا۔ چند منٹ بولے اور بیٹھ گئے۔ صدر نے مباحثہ ختم ہونے کا اعلان کیا۔ ہم اپنی کتب سنبھال رہے تھے کہ دیکھا کہ شیخ محمود الخیاط اور اُن کا لڑکا ہی وہاں باقی ہیں باقی اُن کے ساتھی چلے گئے ہیں۔ انہوں نے خود اپنی کتب سنبھالیں اور دریافت کیا کہ ہمارے آدمی کہاں گئے۔ مَیں نے شیخ صاحب سے کہا اگر آپ پسند فرماویں تو کتب اُٹھانے کا ہم انتظام کر دیتے ہیں۔

ہم خوشی خوشی گھر آئے اللہ تعالیٰ کے حضور سجداتِ شکر بجا لائے جس نے اِس مباحثہ میں نمایاں کامیابی عطا فرمائی۔ دوسرے دن اخبارات میں جلی حروف سے خبر شائع ہوئی جس میں یہ کہا گیا تھا کہ شیخ محمود الخیاط بالکل ناکام رہے ہیں اور مقابلہ نہیں کر سکے۔ اور روزنامہ NEWACTA DEL نے تو یہاں تک لکھ دیا کہ مولوی ابوبکر ایّوب بڑا لائق آدمی ہے مسلمانوں کو چاہیئے کہ ایک کالج قائم کریں اور

اس میں اِس کی خدمات حاصل کریں۔

اِس مباحثہ کا اثر زائل کرنے کے لئے اَب SERDONG کی مجلسِ شرعی کے پریذیڈنٹ نے ہمیں مباحثہ کا چیلنج دیا جو قبول کر لیا گیا۔ موضوع زیرِ بحث تھے (۱) وفات و حیاتِ مسیح ناصریؑ (۲) صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔

اِس مناظرہ کا بھی نہایت نیک اثر رہا۔ فریقِ مقابل تنکو فخر الدین تقریر کے ڈھنگ سے تو خوب واقف تھے لیکن دلائل سے عاری تھے۔ نتیجہ اِس کا یہ نکلا کہ میدان شہر سے باہر یہ خبر گشت کرنے لگی کہ آدھا شہر احمدی ہو گیا ہے۔ اب احباب اِکّا دُکّا اور گروپوں کی صورت میں آنا شروع ہوئے اور جن پر صداقت کھُل جاتی وہ اسے جُرأت سے قبول کر لیتے اور اس کا اعلان کرتے۔ ایک روز ایک دوست مجھے تبادلہ خیالات کیلئے اپنے مکان پر لے گئے۔ کوئی ساٹھ ستّر کے قریب احباب وہاں جمع تھے وہاں صبح کی اذان تک تبلیغی گفتگو ہوتی رہی جس کے نتیجہ میں ۳۴۳ افراد بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوئے۔

ایک عجیب حادثہ

ایک دن شربت بیچنے والا ایک نوجوان ریڑھی پر شربت کے برتن سجائے میرے مکان کے پاس آیا میں نے اُسے بُلایا۔ اُس نے بورڈ پڑھا اور کچھ سوالات کئے۔ لٹریچر کا پوچھا تو میں نے اُسے دو تین اشتہارات دئے۔ اُس نے مجھ سے اُس دن قریباً گھنٹہ ڈیڑھ گفتگو کی اور پھر واپس چلا گیا۔ وہ اسی طرح متواتر دو تین دن آتا رہا۔ سوالات پوچھتا اور چوتھے پانچویں روز اُس نے بیعت کر لی۔ یہ بہت مخلص نوجوان تھا۔ اب جب وہ احمدی ہوا تو اپنی ریڑھی کے چاروں طرف جماعت کے اشتہارات لگا لئے اور شربت بیچنے کے ساتھ ساتھ تبلیغ کرتا رہا۔ ایک دن اُسے ایک نافہم نے تھپڑ بھی مارا میں نے اسے تو صبر کی تلقین کی لیکن مارنے والے کے گھر گیا۔ اُس سے وجہ پوچھی۔ وہیں تبلیغی گفتگو شروع ہو گئی اور مجھے اُسے مارنے والے اور اس کے ساتھی کو تبلیغ کا موقع ملا۔ ان کی غلط فہمیوں کا ازالہ کیا۔ میرے یہ نومبائع دوست کہنے لگے واقعی آپ نے ان سے احسن طور پر بدلہ لیا ہے۔

علماء کا فتویٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اب چونکہ احمدیت کی یہاں اشاعت ہو رہی تھی لوگ آہستہ آہستہ جماعت میں شریک ہو رہے تھے۔ علماء کو فکر ہوئی۔ انہوں نے ایک جلسہ کا اعلان کیا اور ہمارے خلاف خوب زہر اُگلنے کا پروگرام بنایا۔ ٹریکٹ چھپوائے اور اُن کے جلسہ کے باہر تقسیم کرنا شروع کر دئے۔ ایک نے آکر میرے ساتھی کے سر پر تھپڑ مارا جس سے اُس کی ٹوپی گر گئی۔ اس نوجوان نے کہا "پہلے ہمارا یہ اشتہار پڑھو پھر مارو"۔ اِس جلسہ میں ہمارے بائیکاٹ کی تحریک کی گئی اور کُفر کا فتویٰ دیا گیا۔

فتویٰ شائع ہونے پر ہم نے علماء کو مقابلہ کا چیلنج دیا لیکن کسی کو اسے قبول کرنے کی جُرأت نہ ہوئی۔ بائیکاٹ

پر چونکہ علماء خود بھی عمل نہ کرتے تھے اِس لئے اِس کا چنداں اثر نہ ہوا۔ نہ لوگوں کی ہمارے ہاں آمد و رفت میں کمی ہوئی۔ اب احمدیت شہر میدان سے باہر بھی پھیلنی شروع ہو گئی۔

چونکہ وہاں طلاق کا رواج بہت ہے اِس لئے وہاں کے ایک مشہور عالم نے جسے "دکتور فی الدین" دینیات میں ڈاکٹر کا خطاب ملا تھا انہوں نے ایک کتاب "البصائر" لکھی جس میں یہ درج تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سات بیویوں کو طلاق دی تھی۔ مَیں نے اِس کے جواب میں اخبارات میں مضمون لکھا جسے اخبارات نے نمایاں جگہ دی۔ میرا یہ مضمون قسط وار ایک ہفتہ تک اخبارات میں شائع۔ ایک رسالہ نے اڈیٹر اخبار سے اِس مضمون کو نقل کرنے کی اجازت چاہی۔ اِس طرح خدا کے فضل سے احمدیت کا تعارف بھی ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جو غلط بات منسوب کی تھی اُس کا ازالہ بھی کرنے کی مجھے توفیق نصیب ہوئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میرے خلاف منصوبہ اور اللہ کی تائید

۱۹۴۲ء میں جنگ کے دوران جاپان نے انڈونیشیا کے بھی وسیع علاقہ پر قبضہ کر لیا۔ جاپان نے اِس میں علماء کو بھی آلہ کار بنایا کہ وہ جاپان کے حق میں فتویٰ جاری کریں اور عوام کو جاپان کی مدد پر اکسائیں علماء نے فتویٰ دیا کہ یہ جنگ جہاد فی سبیل اللہ ہے مَیں نے اِس کا جواب دیا کہ یہ جنگ مذہبی اختلاف کی وجہ سے نہیں چھیڑی گئی اِس لئے جہاد فی سبیل اللہ نہیں نیز جاپانی حکومت کو اسلام سے کوئی تعلق نہیں یہ اپنے بادشاہ کو خدا تسلیم کرتے ہیں۔ چنانچہ مجھے فوجی محکمہ کی طرف سے حاضر ہونے کا نوٹس ملا۔ ہمارے خلاف علماء نے بھی ان کو بھڑکایا ہوا تھا کہ یہ انگریز کے ایجنٹ ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عبارات ان کو دی گئی تھیں مجھ پر طرح طرح کے سوالات فوجی افسر کرتا رہا اور وقفے وقفے سے مجھے وہ طلب کرتا۔ مَیں نے کہا جو بادشاہ ہمارے مذہب میں مداخلت نہیں کرتا ہم اُس کے وفادار ہیں یہ ہمارے امام کا حکم ہے۔ انہوں نے مجھ سے حوالہ طلب کیا تو ڈھونڈنے پر مجھے کتاب "مسیح ہندوستان میں" میں یہ حوالہ مل گیا۔ اب مجھے بڑے افسر کے سامنے پیش کیا گیا لیکن یہاں بھی خدا تعالیٰ نے میری امداد فرمائی حتیٰ کہ بڑا افسر چھوٹے پر سخت ناراض ہوا اور مجھے کہا اِس شہر پاڈانگ سے باہر جانا ہو تو اجازت لے کر جانا۔ مَیں نے جماعت سے مشورہ کیا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ اُدھر روز بروز جاپانی حکومت کے مظالم بڑھتے جاتے تھے مَیں نے ارادہ کیا کہ شہنشاہِ جاپان کو ایک خط لکھا جائے جس میں احادیث اور تاریخ اسلام سے بادشاہ کے فرائض، مذہبی آزادی، رواداری کے بارہ میں تفصیل سے ان کو توجہ دلائی جائے چنانچہ چھتیس صفحات پر مشتمل ایک مضمون ٹائپ کر کے صدر جماعتِ احمدیہ پاڈانگ اور جنرل سیکرٹری کے ہمراہ ہم گورنر کو دے آئے۔

میری موت کا فیصلہ اور قدرتِ الٰہی کا ظہور

جب یہ خط

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گورنمنٹ کو پہنچا دیا گیا تو مجھے ایک غیر از جماعت دوست نے بتایا کہ تمہارے قتل کا فیصلہ ہوا ہے۔ میں نے یہ خبر عام تو نہ کی لیکن اصولی طور پر احبابِ جماعت کو خطبہ جمعہ میں دعا کی طرف توجہ دلائی۔ انفرادی طور پر بھی دوستوں کو دعا کی تحریک کی تیسری یا چوتھی رات تہجد کی نماز پڑھ کر میں سستانے کے لئے لیٹ گیا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک سفید دیوار پر سیاہی سے موٹے حروف میں لکھا ہوا ہے "دانیال نبی کی کتاب کی پانچویں فصل پڑھو"۔ یہ خواب اتنا واضح اور مؤثر تھا کہ میں آج تک اس خواب کو نہیں بھولا نمازِ فجر کے بعد اپنے دوستوں کو یہ خواب سنائی اور بائیبل منگوا کر دانیال نبی کی کتاب کی پانچویں فصل پڑھی جس میں بلشعزر بادشاہ کے قتل اور اس سے حساب لینے کا ذکر تھا۔ میں نے جب اسے پڑھا تو مجھے یقین ہو گیا کہ جاپانیوں کا انجام یہی ہو گا۔ میں نے اس خواب کا ذکر بعض غیر از جماعت احباب حتیٰ کہ ہندوؤں اور سکھوں سے بھی کر دیا اور ہم سب پھر دعا میں مصروف ہو گئے چنانچہ خدائی تصرف یہ ہوا کہ چند دنوں کے اندر اندر جاپانی حکومت کو اتحادیوں کے سامنے ہتھیار ڈالنے پڑے اور خدا نے اپنے بندے کی پہلے کی طرح ہر میدان میں حفاظت فرمائی۔

محترم مولانا موصوف کے یہ حالات ابھی نامکمل ہیں اُن کا ارادہ مزید لکھنے کا ہے لیکن جو لکھا ہے وہ بھی قارئین کے سامنے ہم من و عن پیش نہیں کر سکے۔

ان حالات کے مطالعہ سے جہاں یہ ثابت ہوتا ہے کہ جہاں دین کے خادم و ناصر کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ دعا ہر وقت پہنچتی ہے ؎

کریما بصد کرم کن بر کسے تو ناصرِ دیں است
بلائے او بگرداں گر چہ آفت شود پیدا

اے خداوند کریم جو بھی تیرے دین کا ناصر ہے اُس پر کرم کر۔ اگر کبھی اُس پر مصائب و آفات آئیں تو انہیں خود دور کر دے۔

وہاں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ احمدیت یعنی اسلام کی نشأۃ ثانیہ خدا کی ایک تقدیر ہے۔ یہ آسمانی فیصلہ ہے جو خدا کی تقدیر، دعاؤں، فضل اور اُس کی تدبیر سے مکمل ہو کر رہے گی خدا اس کی راہ کی ہر روک اُٹھا دے گا، انشاء اللہ العزیز

تیسری چیز جو ان حالات کے مطالعہ سے اُبھر کر نمایاں ہو کر سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ احمدیت کے ابتدائی ایام میں ان مجاہدین نے کیا کیا تکالیف اُٹھائیں انہوں نے فاقے کاٹے۔ بے یار و مددگار لیکن خدا کے سہارے وہ قریہ قریہ شہر بشہر گھومتے رہے۔ انہوں نے تکالیف اُٹھائیں مصائب جھیلے لیکن اپنے فرض میں کوتاہی نہ کی بلکہ نشاط خاطر سے یہ سب کچھ برداشت کرتے رہے تب یہ مجاہد مصداق ان آیات کے وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۙ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۙ وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۙ فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۙ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا (سورۃ النّٰزعٰت)

وہ جماعتیں یا ہستیاں جو پوری توجہ سے اپنے کام میں لگ جاتی ہیں پھر وہ گرہ باندھتی ہیں اور دور دور نکل جاتی ہیں اور اپنے مقابل سے آگے بڑھ جاتی ہیں اور تدبیر سے کام کرتی ہیں۔

زندہ جماعتوں اور انکے افراد کی یہ صفات خدا تعالیٰ نے بیان کی ہیں اور بفضلہ تعالیٰ اسلام کی اشاعت کیلئے ان اوصاف سے متصف ہو کر مبلغینِ اسلام میدان میں اُترے ہیں۔ خدا سے دعا ہے کہ وہ

اسلام کے متعلق آپ کے سوالات اور اُن کے جوابات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سوال - قرآنِ مجید کی ظاہری تعظیم بھی واجب ہے اور حدیث بھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دشمن کے علاقہ میں قرآن لے کر نہ جانے کا ارشاد فرمایا ہے۔ اِس حکم کی موجودگی میں غیر مسلموں کو قرآن مجید کا تحفہ دینا کس طرح مناسب ہے (از مکرم نثار احمد صاحب جہانیاں)

جواب - متذکرہ حدیث کتاب الجہاد میں محدثین نے درج کی ہے کہ جنگ کے ایام میں جب مسلمانوں کے مدِّ مقابل ہر قسم کی وحشت اور بربریت کو جائز سمجھتے تھے حتیٰ کہ وہ مسلمان شہداء کے ناک کان کاٹ کر گلے میں ہار بنا کر پہنتے، مقتول کا پیٹ پھاڑ ڈالتے اور اِس طرح وہ اپنی آتشِ انتقام کو سرد کرتے۔ ظاہر ہے کہ وہ ایسے وقت میں کب مسلمانوں کی مذہبی کتاب کی تعظیم کرتے۔ اِس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جہاں قرآن مجید کی بے حرمتی کا خدشہ ہو وہاں اُسے نہ لے جایا جائے۔

لیکن احادیث سے ثابت ہے کہ تبلیغ کی غرض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف بادشاہوں کو تبلیغی خطوط لکھے جن پر سب سے اوّل آیت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم درج تھی۔ آخر میں آپؐ کا نام درج تھا کہ یہ خط اللہ کے بندے اور رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے ہے۔ ہرقل کے خط میں قرآن مجید کی سورۃ آلِ عمران کی آیت ۶۵ درج تھی قُلْ یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ ... الخ (بخاری باب کیف کان بدء الوحی) اور کسریٰ کے نام خط میں قرآن مجید کی سورۃ یٰسٓ کی آیت ۷۱ لِّیُنْذِرَ مَنْ کَانَ حَیًّا وَّیَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَی الْکٰفِرِیْنَ ۝ درج تھی اور بخاری کتاب العلم میں یہ درج ہے کہ جب کسریٰ نے اِس خط کو پڑھا تو پھاڑ دیا۔ الکامل لابن اثیر جلد اوّل صـ۲۱۳ مطبوعہ بیروت اور تاریخ طبری جلد اوّل صـ۶۵۴ مطبوعہ دار المعارف مصر میں بھی خط کے پھاڑنے کا ذکر ہے بلکہ کسریٰ کے اپنے یمن کے گورنر باذان کے نام اِس فرمان کا بھی ذکر ہے کہ دو آدمی بھیج کر اِس خط کے لکھنے والے کو گرفتار کر کے ہمارے پاس بھیجو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدائی فرمان بلّغ ما انزل الیک کہ جو تیری طرف نازل کیا گیا ہے اُس کو لوگوں تک پہنچاؤ کی تعمیل فرمائی۔ تبلیغ ایک دینی فریضہ ہے اور تبلیغ کی سب سے مؤثر دلیل اور کتاب قرآن ہے جسے ہر غیر مسلم تک پہنچانا ہمارا فرض ہے۔ ہاں اگر کسی کے متعلق آپ کو یقین ہو جائے کہ یہ ایسا بغیض دشمن ہے کہ یہ اس کی بے حرمتی کرے گا تو اُسے نہ دیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کسریٰ کے خط پھاڑنے کی اطلاع ملی تو آپؐ نے فرمایا کسریٰ نے خط چاک کیا ہے اللہ تعالیٰ اس کی سلطنت کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیگا

پس اگر کوئی ہماری نیک نیتی کے باوجود قرآن کی بے حرمتی کرے گا تو خدائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُس سے خود نپٹ لے گا۔

سوال۔ یہاں لاٹری کی مختلف صورتیں ہیں مشترکہ صورت یہ ہے کہ لوگ ایک مخصوص رقم خرچ کرتے ہیں اُس سے پرچیاں خریدتے ہیں یا مشین میں سکہ ڈال کر پیڈل گھماتے ہیں۔ پھر اتفاق سے جس کے نام کا نمبر نکل آئے اُسے مقررہ رقم ادا کی جاتی ہے اور جس کے نام کا نمبر نہیں نکلتا اُس کی رقم ضائع ہو جاتی ہے؟ اِس کے بارہ میں کیا رائے ہے۔ (از مکرم حیدر علی صاحب ظفر اور بعض اَور دوست۔ جرمنی)

جواب۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ایک ایسا واقعہ ہوا تھا۔ اُس پر حضور علیہ السلام مامورِ زمانہ نے جو ارشاد فرمایا وہ درج ذیل ہے۔

خان صاحب منشی برکت علی صاحب شملہ کی جماعت کے امیر بھی رہے ہیں اور جائنٹ ناظر بیت المال بھی وہ لکھتے ہیں:۔

"۱۸۹۷ء سے ۱۸۹۹ء کے عرصہ کی بات ہے کہ دفتر پی۔ ڈبلیو۔ ڈی یعنی بارک ماسٹری شملہ میں بتیس ہزار روپیہ کی کسی کی لاٹری آئی جس کا شملہ میں بہت چرچا ہوا۔ ہمیں بھی لالچ پیدا ہوا کہ ہم بھی لاٹری میں شرکت کریں۔ مَیں نے اپنے چیف سپرنٹنڈنٹ کو جو انگریز تھا رُقعہ لکھا کہ ہم اپنے دفتر میں FORTUNE فنڈ کھول دیں جس میں جو کلرک چاہے ماہوار آٹھ آنے دے کر شریک ہو جائے اور کچھ رقم جمع ہونے پر ہم لاٹری وغیرہ کے ٹکٹ خرید لیا کریں۔ جہاں اِس میں ہماری برانچ کے قریباً سارے کلرک جو اُن دنوں چودہ پندرہ ہوں گے شریک ہو گئے۔ پہلے تو چند سال کوئی قابلِ ذکر رقم نہ ملی۔ ۱۹۰۳ء یا ۱۹۰۴ء میں ہمارے نام لاٹری آئی... جب لاٹری نکلی تو اس کا نصف حصّہ جو قریباً سوا لاکھ روپیہ تھا ہمیں ملا اُس میں ہم میں سے ہر ایک کے حصّہ میں قریباً ساڑھے سات ہزار روپیہ آیا۔

مَیں نے خیال کیا کہ روپیہ تو آ گیا لیکن پتہ نہیں کہ اِس کا اپنے استعمال میں لانا جائز بھی ہے یا نہیں۔ سو مَیں قادیان آیا اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو جن کی عمر اُس وقت تیرہ چودہ سال کی تھی بُلایا اور عرض کیا کہ مَیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پرائیویٹ طور پر دو تین باتیں کرنا چاہتا ہوں میری علیحدہ ملاقات کرا دیں۔ حضورؑ نے مجھے اپنے پاس کمرہ میں بلوا لیا۔ مَیں نے لاٹری کے بارہ میں تفصیل بالا بیان کر کے عرض کی کہ غیر احمدی ہونے کی صورت میں ہم چندہ کر کے روپیہ جمع کرتے رہے اور اس سے لاٹری کا ٹکٹ خریدتے رہے۔ اب لاٹری ہمارے نام آئی ہے مگر مجھے شُبہ ہے کہ یہ جائز بھی ہے یا نہیں۔ فرمایا یہ روپیہ تمہارے لئے جائز نہیں یہ تو جُوا ہے۔ آپ اِس میں سے اپنی ذات پر ایک پیسہ بھی خرچ نہیں کر سکتے۔ فی سبیل اللہ مساکین، یتامیٰ اور غریب رشتہ داروں یا قومی رُوسے کالج پر خرچ کر دیں۔ منشی صاحب فرماتے ہیں چنانچہ وہ تمام روپیہ حضور علیہ السلام کے فتویٰ کے مطابق تقسیم کر دیا۔" (اصحابِ احمد جلد سوم صفحہ ۱۸۵ و صفحہ ۱۸۶)۔ اے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ سے بڑھ کے نہیں کوئی بھی پیارا مجھ کو

آپ نے جب بھی محبت سے پکارا مجھ کو
زندگی ہونے لگی پھر سے گوارا مجھ کو

آپ نے جب بھی مجھے ایک نظر دیکھ لیا
مِل گیا اپنے مقدر کا ستارا مجھ کو

ہمسفر آپ مِرے ہوں تو کوئی خوف نہیں
بحرِ ظلمات بھی لگتا ہے کنارا مجھ کو

دَر کھُلا آپ کی رحمت کا ہے سب پر مولیٰ
مِری بخشش کا بھی مِل جائے اِشارا مجھ کو

بحرِ عصیاں کے تھپیڑوں نے کیا ہے بے بس
ہے فقط آپ کی رحمت کا سہارا مجھ کو

نفسِ امّارہ نے جس دَم بھی گِرانا چاہا
آپ نے بڑھ کے دیا اپنا سہارا مجھ کو

لَن تَرَانِی پہ مَیں دِل تھام کے رہ جاتا ہُوں
یاد جب طُور کا آتا ہے نظارا مجھ کو

عُمر گزری ہے ستمہائے زمانہ سہتے
اَب نہیں اَور سِتم سہنے کا یارا مجھ کو

ازرہِ لُطف وکرم اپنی پنہہ میں لے لیں
آپ سے بڑھ کے نہیں کوئی بھی پیارا مجھ کو

کیا ہُوا گر مجھے ٹھکرا دیا اپنوں نے بھی
آپ کے عفو وعطا کا ہے سہارا مجھ کو

(محمد صدیق امرتسری سابق مبلّغ بلادِ عربیہ ومغربی افریقہ)

کاروانِ اسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(مرتبہ مکرم مولوی عبد اللطیف صاحب شاہد سابق مبلغ مغربی افریقہ)

لنڈن :-

مکرم مولوی نسیم احمد صاحب باجوہ ہنسلو سے اپنی رپورٹ یکم تا ۱۵ اکتوبر میں لکھتے ہیں کہ ۲۰ ستمبر سے براہِ راست تبلیغ کے سلسلہ میں ایک خصوصی پروگرام پر عمل کیا جا رہا ہے۔ ہر ہفتہ خاکسار اور مکرم ناصر احمد صاحب وارڈ (انگریز احمدی) ہنسلو میں ترتیب وار لوگوں کے گھروں میں جا کر اسلام اور احمدیت کے بارہ میں پانچ سوالات دریافت کرتے ہیں جس کا ایک مقصد تبلیغ ہے اور دوسرا مقصد یہ معلوم کرنا ہے کہ کس حد تک لوگ اسلام اور احمدیت سے شناسا ہیں۔ جب اِس کام کی رپورٹ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کی گئی تو حضور نے اِسے پسند فرمایا اور لوگوں کو براہِ راست تبلیغ کے سلسلہ میں ہدایات دیں۔

کسرِ صلیب کانفرنس لندن کے اثر و نفوذ کو مزید وسیع کرنے کے لئے ۱۸ نومبر کو ہنسلو میں وسیع پیمانہ پر زیرِ عنوان THE TRUTH ABOUT THE CRUCIFIXION نمائش کا اہتمام کیا جا رہا ہے جس میں کتب، پوسٹرز اور تصاویر کی نمائش کے علاوہ سلائیڈز شو اور فلم شو بھی ہوگا۔ مقررین کرام نمائش کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالیں گے، انشاء اللہ۔

مکرم مولوی داؤد احمد صاحب گلزار ساؤتھ آل سے اپنی یکم تا ۱۵ ستمبر کی رپورٹ میں لکھتے ہیں کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قیامِ لندن کے دوران ارشاد فرمایا تھا کہ جماعتیں اپنے اپنے حلقوں میں مساجد بنانے کی کوشش کریں۔ جماعتیں اِسی پر عمل کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔

دوسرے حضور نے ارشاد فرمایا تھا کہ انگریزوں کو تبلیغ کی جائے اور ان سے ذاتی تعلق قائم کیا جائے اِس سلسلہ میں دس افراد کے ساتھ ذاتی ملاقات کی اور پانچ افراد کو گھر بلایا گیا۔ کھانے کے بعد اسلامی تعلیم سے روشناس کرایا اور مطالعہ کے لئے لٹریچر دیا۔

بچوں کی تعلیم کا سلسلہ تین مرکزوں میں جاری ہے۔ نماز باجماعت مکرم سلیمان طائف صاحب کے گھر ادا کی جاتی ہے۔ اٹھارہ بیس افراد شامل ہو جاتے ہیں۔

ساؤتھ آل کے حلقہ میں دوسری تنظیموں کے ساتھ رابطہ پیدا کیا جا رہا ہے جس میں غیر از جماعت احباب دلچسپی لے رہے ہیں ان سے گفتگو کا موقع بھی ملتا ہے۔ لٹریچر بھی دیا گیا ہے۔

سوئٹزرلینڈ:۔

مکرم مولوی نسیم مہدی صاحب زیورک سے اپنی رپورٹ ۲۴ سے ۳۰ ستمبر میں لکھتے ہیں کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا تھا کہ "برٹش کونسل آف چرچز" کے ساتھ خط و کتابت اور جماعت کی طرف سے دیگر چرچوں کے ساتھ مباحثہ و مناظرہ کی دعوت پھیلائی جائے نیز زیورک اور جرمن مشن مل کر جرمن زبان میں ایک DOCUMENT تیار کر لیں چنانچہ ایک کمپنی سے ایڈریس حاصل کئے گئے، سوئٹزرلینڈ کے جرمن بولنے والے علاقہ میں ۹۳۵ کیتھولک چرچ اور ۸۳۴ پروٹسٹنٹ چرچ ہیں۔ ان پتہ جات پر یہ DOCUMENT بمع ایک خط کے بھجوائے گئے۔

۲۶ ستمبر کو خاکسار اور ایک پادری صاحب نے جیل کے سپرنٹنڈنٹ کے ساتھ جیل کے قیدیوں سے ملاقات کی۔ خاکسار نے مسلمان ترک قیدیوں کے ساتھ بھی ملاقات کی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھائی لینڈ کا ایک مسلمان نوجوان احمدیت میں دلچسپی لے رہا ہے۔ ایک پاکستانی دوست فضل الرحمٰن صاحب جو برٹش نیشنل ہیں اور ہمارا لٹریچر پڑھ کر عیسائیوں کے ساتھ بحث مباحثہ کرتے رہتے ہیں اب احمدیت میں بھی دلچسپی لے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو قبولِ حق کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

جاپان:۔

مکرم مولوی عطاء المجیب صاحب راشد لکھتے ہیں کہ جاپان میں عید الفطر کی تقریب ۴ ستمبر بروز سوموار منعقد ہوئی۔ ٹوکیو میں موجود جاپانی و پاکستانی احباب کے علاوہ اوساکا اور لندن سے آئے ہوئے بعض دوست بھی تھے۔ بعض غیر مسلم جاپانی خاندان ہماری عید کی تقریب دیکھنے کے لئے آئے۔

عید سے قبل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو عید مبارک کا پیغام بذریعہ تار ملا تھا وہ پڑھ کر سنایا خطبہ انگریزی اور جاپانی زبان میں دیا۔ عید کے بعد سب نے مل کر کھانا کھایا۔ پھر سب پاکستان کے سفارتخانہ میں گئے جہاں عید ملن پارٹی کا اہتمام تھا۔ وہاں پاکستانی احباب کے علاوہ سفیرِ محترم جناب جمشید مارکر سے بھی ملاقات کا موقع ملا اور ان کے ساتھ جماعت کے سب احباب نے فوٹو کھنچوایا۔

KOBE میں مقیم ایک عیسائی دوست جو جاپانی ہیں سے ملاقات ہوئی۔ ان کو تبلیغ کی۔ انہوں نے کئی دوسرے دوستوں کے پتہ جات بھجوائے ہیں۔ ان سب کو لٹریچر بھجوایا ہے۔

۷ ستمبر کو تین جاپانی خواتین مشن ہاؤس آئیں کھانے کے بعد ان سے تبلیغی گفتگو ہوئی۔ ان کو اسلام کے بارہ میں معلومات دی گئیں۔ اسی طرح ۱۳ ستمبر کو دو جاپانی نوجوان آئے ان کو تبلیغ کی اور لٹریچر دیا۔

امریکہ کے مبلغ انچارج صاحب نے ایک دوست کا پتہ بھجوایا تھا اُس دوست سے ملاقات کی اور لٹریچر دیا۔

تبصرہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نافلۂ موعود

مرتبہ عبد الباری صاحب قیوم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ تمہارے بہترین امام یعنی قائد وہ ہیں جن سے تم محبت کرتے ہو اور وہ تم سے محبت کرتے ہوں۔ محبت کبھی عقیدت کے اشک بن کر آنکھوں سے ٹپکتی ہے تو کبھی یہ نہاں خانۂ دل سے اُبھر کر الفاظ کا قالب اختیار کر لیتی ہے اور شعر کی صورت میں ڈھل جاتی ہے۔

شاعر صرف اپنے ہی جذبات کا اظہار نہیں کرتا وہ قوم کی ترجمانی کے فرائض بھی سرانجام دیتا ہے۔

یہ خدا کا احسان ہے کہ جماعتِ احمدیہ میں خدائی وعدوں کے مطابق خلافت قائم ہے۔ خلافت ایک نکتۂ مرکزیہ ہے جس کے گرد جماعت گھومتی ہے۔ ہمارا امام ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اُن سے محبت کرتے ہیں۔ مختلف شعراء نے مختلف اوقات میں شعروں کی صورت میں اپنے پیارے امام کے حضور جو ہدیۂ عقیدت پیش کیا عبد الباری صاحب قیوم نے اُسے کتاب "نافلہ موعود" کی صورت میں جمع کر دیا۔ ان اشعار کا مطالعہ یقیناً پڑھنے والے کے دل میں اپنے امام کی محبت کے شعلہ کو جلا بخشے گا۔

کتاب عمدہ کاغذ پر ۱۲۸ صفحات پر مشتمل ہے سرورق دیدہ زیب ہے اور اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے مسکراتے چہرہ کی حسین تصویر ہے

ناشر:- قیوم اکیڈمی ۹/۱۸ دار الرحمت وسطی ربوہ

تقدیسِ افکار

مجموعۂ کلام فیض احمد صاحب چنگوی

فیض احمد صاحب چنگوی ہماری جماعت کے گہنہ مشق شاعر ہیں۔ ان کے کلام میں گہرائی اور پختگی ہے۔ عمر بھر انہوں نے اِس میدان میں طبع آزمائی کی ہے۔ اپنی شدید بیماری کے ایام میں انہوں نے اپنی کاوش کو کتابی صورت میں جمع کر کے تقدیسِ افکار کے نام سے طبع کروایا ہے۔

ان کی نظموں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ شاعروں کے اُس گروہ سے متعلق ہیں جن کے بارہ میں آیا ہے الشعراء تلامیذ الرحمٰن۔ انکی نظموں میں مذہب اور روحانی پہلو نمایاں ہے۔ مجموعہ کے آغاز میں حمد و ثناء و نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور سلسلہ سے محبت و عقیدت پر مشتمل نظمیں ہیں اور آخر میں غزلیں درج ہیں۔ احباب کو اِس مجموعہ کا مطالعہ کرنا چاہئے۔

چھپوائی اور کتابت عمدہ ہے۔ ٹائیٹل جاذبِ نظر

ناشر:- اعظم لائبریری اینڈ بک سٹال

۷۵۶/۸ عزیز آباد۔ کراچی

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے

اپنے معروف ادارہ

گلوب ٹمبر کارپوریشن

۲۶۔ نیو ٹمبر مارکیٹ۔ راوی روڈ۔ لاہور

پر تشریف لائیں

فون نمبر ۶۰۲۲۰ / ۵۳۴۲۰

رہائش ۶۲۹۳۰ ٭ فیکٹری رچنا ٹاؤن ۷۱۰۷۰۰

احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ

رکھنے کے لئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حکیم نظام جہان صاحب (مرحوم) کے

مشہور مجرب بابے

سنہ ۱۹۱۱ء سے شہرۂ آفاق

حبِ اٹھرا	مکمل کورس	پچیس روپے
زینہ اولاد گولیاں	مکمل کورس	تیس روپے
زدجامِ عشق	ایک ماہ کے لئے	تیس روپے

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ نمبر ۱۹۰

فون نمبر ۷۴۸۴۴ ٭ ربوہ فون نمبر ۶۳۸

نگران:۔ حکیم عبدالحمید (درجہ اوّل)

کپڑے کی مشہور دکان

الفردوس

۸۵۔ بی۔ انارکلی۔ لاہور

الفردوس شال مرچنٹ

ہمارے ہاں ہر قسم کی گرم کشمیری کامدار شالیں، زنانہ و مردانہ دُھسّے اور گرم مرینہ تھوک و پرچون واجبی داموں پر دستیاب ہیں۔ نیز ریڈی میڈ کُرتے، شلواریں، سُوٹ وغیرہ بھی ہر قسم مل سکتے ہیں۔

الفردوس شال مرچنٹ

۸۵۔ انارکلی۔ لاہور

ہر قسم کا سامانِ سائنس و اجبی نرخوں پر

خریدنے کے لئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

گنپت روڈ۔ لاہور

فون نمبر ۶۴۵۰۰

کو یاد رکھیں

ہر قسم کا
کاغذ، بکس بورڈ اور گتہ
بارعایت خریدنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں
اور دُعا فرمائیں
مقبول پیپر مارٹ
گنپت روڈ۔ لاہور
فون ۶۳۸۴۹
گھر ملک عبداللطیف ستکوہی۔ فون ۶۲۵۱۶

آپ کو معلوم ہی ہے؟
کہ
حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کے مشہور شاگرد
حکیم نظام جان صاحب (مرحوم)
کے دواخانہ کا نام اَب
مشہور دواخانہ
ہو چکا ہے اور خط و کتابت کے لئے اَب
اِتنا پتہ ہی کافی ہے
مشہور دواخانہ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ نمبر ۱۹۰
فون نمبر ۴۸۴۴ ربوہ فون نمبر ۶۳۸
نگران: حکیم عبدالحمید (درجہ اوّل)

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے
اپنے معروف ادارہ
پاک ٹمبرز
۲۵۔ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ۔ لاہور
فون دُکان ۶۲۵۱۸
فون رہائش ۶۳۵۰۰
کو یاد رکھیں

ہر قسم کی
کاروں اور جیپوں کی کمانیوں اور پٹوں
نیز
سلنسر بکس اور سلنسر پائپ
کیلئے
ہماری خدمات سے فائدہ اُٹھائیں
میاں بھائی آٹو سٹور
۱۰۔ منٹگمری روڈ۔ لاہور
فون ۳۱۴۶۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر قسم کی عمارتی لکڑی
دیودار۔ کیل۔ چیل۔ پڑتل کے لئے
ہمارے ہاں رجوع فرمائیں
سٹار ٹمبر
۵۳۔ فیروزپور روڈ
بالمقابل تھانہ اچھرہ لاہور
فون نمبر ۴۱۰۶۱۷

کراچی میں جائیداد
خریدنے کے لئے
سلطان احمد طاہر سلیمان احمد طاہر
پراپرٹی لنکس سے رابطہ پیدا کیجئے
C-25 کمرشل ایریا
ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی ۴
ٹیلیفون ۵۴۲۳۸۱ —— ۵۴۲۳۸۲
۴۳۴۸۳۲

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں
بیاہ شادی کے لئے
جڑاؤ و سادہ سیٹ
چاندی کے خوشنما برتن، ٹی سیٹ وغیرہ
فرحت علی جیولرز
کمرشل بلڈنگ شاہراہِ قائدِ اعظم لاہور۔ فون ۵۲۶۲۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا آپ جانتے ہیں کہ

مکتوبہ اور تطوّع نمازیں کونسی ہیں؟ سُبُوح اور لاحق کسے کہتے ہیں؟ سجدہ سہو، سجدہ شکر اور سجدہ تلاوت کیا ہیں؟ اور مُستند دُعائے قنوت کونسی ہے؟ امامت کے فرائض کون ادا کر سکتا ہے۔

کہیں جانے کی ضرورت نہیں

آئیے ہم بتاتے ہیں — یہ سب باتیں آپ کو عُمر پیام کی مرتّب کردہ "مکمل نماز مترجم" میں مِل جائیں گی۔

اِس کے علاوہ:۔ مسائل قربانی۔ مسائل عیدین و خطبہ عیدین۔ نماز جنازہ و نماز تسبیح اور دیگر نمازوں کے ساتھ ساتھ خطبہ نکاح۔ مسائل زکوٰۃ۔ مسائل روزہ مسائل حج پر بھی آپ کے لئے پوری پوری معلومات فراہم کی گئی ہیں۔

تقریباً پونے دو صد صفحات کی، مکمل نماز مترجم کے علاوہ مندرجہ ذیل کتب بھی پیش کی جارہی ہیں:۔

مکمل دعائیں مترجم تقریباً سوا سو صفحات پر اور کلامِ محمود رضؓ $\frac{17 \times 27}{8}$ سائز میں تقریباً ساڑھے تین صد صفحات پر۔ "میری والدہ" ۱۲۸ صفحات پر اور "لمعاتِ نور" ۴۸ صفحات پر۔

بسلسلہ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

انفرادی شوقِ عمل کی ایک مثال

پیشگی بکنگ کے طور پر رقوم بھجوا کر ادارہ کی حوصلہ افزائی کے ساتھ ساتھ اشاعتِ کتب میں تعاون فرماتے ہوئے ثواب حاصل کریں۔ ایسے احباب کے نام اِن کُتب کے سیٹ میں بغرض دُعا بھی شائع کئے جائیں گے۔

پیشگی بکنگ میں علی الحساب -/۳۵ روپے فی سیٹ کے حساب سے بھجوانے کی آخری تاریخ ۳۱ دسمبر ۱۹۷۸ء ہے۔ کمی بیشی کا حساب جلسہ سالانہ پر کیا جائے گا۔

المشتہر:۔

مینیجر مکتبہ عروفان۔ گولبازار۔ ربوہ (پاکستان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah